قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 07 مئی 2021ء | 23 رمضان 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:109

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَ یُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۔
(التحریم: 9)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم سے تمہاری برائیاں دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اس کا گم ہونے والا اونٹ اچانک مل جائے۔“
(صحیح بخاری –کتاب الدعوات – باب التوبۃ)

تو دیکھیں اللہ تعالیٰ تو اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ توبہ کرے، استغفار کرے اور مَیں اس کے گزشتہ گناہ بخشوں اور آئندہ سے اسے اپنی چادر میں ڈھانپ لوں تا کہ وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہو۔ ورنہ اگر ایک دفعہ استغفار کی، دوبارہ گند میں پڑ گئے اور موت اس صورت میں آئی کہ شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو تو پھر اس دن سے بھی ڈرو جس میں گناہوں میں گرفتار لوگوں کے لئے عذاب بھی بہت بڑا ہو گا۔

پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گزشتہ گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے مستقل خدا کے سامنے جھکا رہے۔ اور جب اِس طرح عمل ہو رہے ہوں گے تو خدا تعالیٰ اپنی پناہ میں لے لے گا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ جائے تو اسے جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا شیطان کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ اب اس سے وہی عمل سرزد ہو رہے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے عمل ہوں گے۔ وہ تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی جو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں روک ہیں۔ پس ہر احمدی ہر وقت سچے دل سے استغفار کرتے ہوئے، توبہ کرتے ہوئے، خدا تعالیٰ کے حضور جھکے تا کہ اس کا پیار حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے کو اپنا پیار اور قرب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے بلکہ بے چین رہتا ہے۔ بلکہ بندے کی اس بارے میں ذرا سی کوشش کو بے حد نوازتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ (صحیح مسلم -کتاب التوبۃ – باب فی الحض علی التوبۃ – والفرح بھا)

تو دیکھیں جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ قبول کرنے کے لئے اس قدر توجہ فرماتا ہے تو بندے کو کس قدر بے چینی سے اس کی طرف بڑھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ (رسالہ قشیریۃ باب التوبۃ)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2005 ۔ بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

دربار خلافت

ہے سراپا برکتوں کا ماہِ رمضاں مرحبا (منظوم)

احکامات رمضان

میرے محسن ”حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم۔“

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خشیت الٰہی سے رونے والا دوزخ میں نہیں جائے گا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ اور گناہوں پر اصرار کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے (اور اللہ سے مغفرت مانگیں گے) تو اللہ تعالیٰ انہیں بخشے گا۔

(کنز العمال حدیث نمبر ۵۹۱۷)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

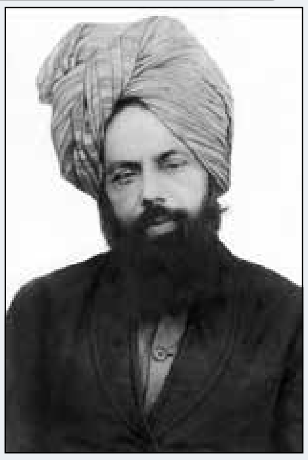

حقیقی توبہ کی تین شرائط

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔ اِن ہرسہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں۔یعنی ان خیالات فاسدہ کو دُور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردّیہ کے محرک ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ تصوّرات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ حیطہ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوّری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالاتِ فاسدہ و تصوّرات بد کو چھوڑ دے...... تصوّرات کا اثر بہت زبردست اثر ہے۔ اور مَیں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصوّر کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصوّر کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بد لذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ **یہ پہلی شرط ہے۔**

دوسری شرط ندم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر بُرائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بد بخت انسان اُس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذّات عارضی اور چند روزہ ہیں...... تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اوّل اقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصوّرات بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اُسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیّئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعالِ حمیدہ اُس کی جگہ لے لیں گے۔ اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اِس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 87، 88 ایڈیشن 1988)

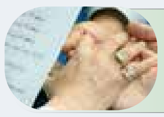

دربارِ خلافت

’’ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کر لیں‘‘۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حق میں زلزلوں کے نشان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کر لیں‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلدنمبر 2 ’’النداء من وحی السّماء‘‘ صفحہ 638 مطبوعہ ربوہ)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا ہر ملک قدرتی آفات کی لپیٹ میں ہے۔ اگر دنیا اس کو صرف ایک قدرتی عمل سمجھ کر، جو سائنسدانوں کے نزدیک یا دنیاداروں کے نزدیک ہر کچھ عرصہ کے بعد ہوتا ہے، نظر انداز کرتی رہے گی اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف توجہ نہیں دے گی تو یہ یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے ساتھ ان آفات اور زلازل کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ آفات دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتی رہیں گی۔ پس دنیا کو ہوشیار کرنے کے لئے ہر احمدی کا بھی کام ہے کہ جہاں وہ اپنی اصلاح اور اپنے ایمان کی پختگی کی طرف توجہ دے وہاں اس پیغام کے پہنچانے کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کی کوشش کرے کہ یہ ایک انتہائی اہم کام ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ جہاں جماعت کا تعارف محبت، امن اور پیار کے حوالے سے کروا دیا گیا ہے وہاں اگلا پیغام یہ ہے کہ یہ ہمارے دل کی محبت، پیار اور امن کی آواز ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کی پہچان کروائیں اور اُس مقصد کی پہچان کرائیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تا کہ وہ ان آفات سے محفوظ رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کے مقصدِ پیدائش کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ آفات جو ہیں وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے۔ اگر انسان توجہ نہیں کرے گا تو یہ آفات آتی چلی جائیں گی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ دنیا کو ہوشیار کرنے کا یہ کام آج ہمارا ہی ہے۔ یہ جماعتِ احمدیہ کا ہی کام ہے۔ کوئی اور اس کو کرنے والا نہیں۔ کیونکہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے وہ مقام عطا فرما دیا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص قرب اور پیار کا مقام ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرزندی کا مقام عطا فرمایا۔ فرمایا۔ اِنِّی مَعَكَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ۔ (ملفوظات جلدنمبر 4 صفحہ 569)

کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔

پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روحانی فرزند ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کرنا ہے اور یہی آپ کے ماننے والوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننا ہے تو تبلیغ کے کام کو پہلے سے بڑھ کر کریں۔ جس شدت اور جس تعداد میں گزشتہ چند سالوں میں دنیا میں آفات آئی ہیں، اس شدت سے اور کوشش سے دنیا کو ہوشیار کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس الہام کے ساتھ جو دوسرا الہام ہے وہ یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ۔
(ملفوظات جلدنمبر 4 صفحہ 569)

گو یہ حکم اور الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، براہِ راست آپ کا کام تھا اور آپ نے کیا لیکن یہ آپ کے ماننے والوں کا بھی کام ہے۔ ہمارا ابھی یہ کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچائیں۔ گو بعض مسلمان ممالک میں احمدیوں پر پابندیاں اور سختیاں ہیں۔ ہم پیغام پہنچا نہیں سکتے، کھلے عام تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نام نہاد علماء لوگوں کو پیغام سننے کے لئے روکیں کھڑی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک ذریعہ بند ہو تو حکمت سے دوسرا ذریعہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک علاقے میں بند ہو، ایک ملک میں بند ہو تو دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دی جا سکتی ہے۔ اگر ان ملکوں میں احمدیوں کو براہِ راست تبلیغ کی اجازت نہیں ہے تو ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے انتظام فرما دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے باوجود تمام روکوں کے تبلیغ کا پیغام پہنچ بھی رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ پھر بعض ایسے ممالک ہیں جہاں ایسی کوئی قانونی پابندیاں تو نہیں ہیں لیکن بعض علماء کی طرف سے مخالفتیں ہوتی ہیں لیکن اُن میں سے ہی بعض ایسے سعید فطرت بھی ہیں، ایسے نیک فطرت بھی ہیں جو ہماری مجالس میں آ کر ہمارے پروگرام دیکھ کر احمدیت کی طرف مائل بھی ہو رہے ہیں۔ پھر ایسی جگہوں پر جہاں کوئی قانونی روکیں نہیں اور کچھ لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے مسلمان ملکوں میں خاص طور پر افریقہ میں ہماری کوششیں پہلے سے زیادہ تیز ہونی چاہئیں۔ یہ ہر جگہ کے جماعتی نظام کا کام ہے۔ افریقہ کے بعض ممالک میں امام جو ہیں اپنے ماننے والوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور یہ بھی ایک الٰہی تصرف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کو پھیر رہا ہے۔ ہماری تو حقیر کوششیں ہوتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 13/ مئی 2011ء)

ہے سراپا برکتوں کا ماہِ رمضاں مرحبا

لایا ہے پیغامِ بخشش ماہِ رمضاں مرحبا
نذر کرتی ہوں تجھے اپنے دل و جاں مرحبا

رحمتوں کی بارشوں کا موسمِ فرحت نواز
ہو مبارک خلق کو اِصلاح ایماں مرحبا

اس مہینے میں دیا رب نے ہمیں منشورِ دیں
نسخہ ہائے زندگی اترا ہے قرآں مرحبا

مانگ سکتا ہے تو ناداں مانگ لے باغِ ارم
ہے قریبِ ہر رگِ جاں شانِ یزداں مرحبا

روزہ داروں کو وہ دے گا اپنے دستِ خاص سے
بانٹ دے گا رحمتوں کو ساری رحماں مرحبا

ان شبِ عصیاں کی کالی اندھی راتوں کے لیے
رکھ دی ہے ایماں کی شمعِ فروزاں مرحبا

رب کا ہے احسان بشریٰ یہ مبارک ہر گھڑی
ہے سراپا برکتوں کا ماہِ رمضاں مرحبا

(بشریٰ سعید عاطف)

رحمت اللہ بندیشہ مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی

احکامات رمضان

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رؤیت ہلال کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اِن ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں، یورپین ممالک ہیں نہ ہی حکومت کی طرف سے کسی رؤیت ہلال کا انتظام ہے اور نہ ہی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاندنظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارا اندازہ غلط ہو اور چاند پہلے نظر آ جائے تو پھر عاقل بالغ گواہوں کی گواہی کے ساتھ، مومنوں کی گواہی کے ساتھ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے پہلے بھی رمضان شروع کیا جاسکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ لیکن واضح طور پر چاندنظر آنا چاہئے۔ اس کی رؤیت ضروری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیراحمدی مسلمانوں کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔'' (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء،الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30جون 2016ء صفحہ 5)

مسافر اور مریض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو تو پھر ان دنوں میں روزے نہ رکھو۔ اور یہ روزے دوسرے دنوں میں جب سہولت ہو پورے کرلو۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ اس وقت چونکہ تمام گھر والے روزے رکھ رہے ہیں جیسے کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، اٹھنے میں آسانی ہے، زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا، جیسے تیسے روزے رکھ لیں، بعد میں کون رکھے گا۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے۔ بات وہی ہے کہ اصل بنیاد تقویٰ پر ہے، حکم بجالانا ہے، حکم یہ ہے کہ تم مریض ہو یا سفر میں ہو، قطع نظر اس کے کہ سفر کتنا ہے، جوسفر تم سفر کی نیت سے کر رہے ہو وہ سفر ہے اور اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19دسمبر تا25دسمبر 2003ء صفحہ نمبر 6-7خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 424)

مرکز میں قیام کے دوران روزہ رکھنا جائز ہے

''قیام کے دوران روزوں کے بارے میں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ روزوں کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے ایک جگہ پر تین دن سے زائد اقامت کرنی ہو تو پھر وہ روزے رکھے اور اگر تین دن سے کم اقامت کرنی ہو تو روزے نہ رکھے اور اگر قادیان میں کم دن ٹھہرنے کے باوجود روزے رکھ لے تو پھر روزے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں (فتاویٰ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رجسٹر نمبر 5 دار الافتاء ربوہ بحوالہ فقہ المسیح صفحہ 208 باب روزہ اور رمضان) کیونکہ قادیان وطن ثانی ہے اس میں تین دن سے کم وقت میں بھی اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے لیکن باقی جگہوں پر تین دن اگر قیام ہے تو روزے رکھ سکتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء،الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30جون 2016ء صفحہ 7)

نیکی زبردستی اپنے آپ کو تکلیف دینے کا نام نہیں

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ضرورت سے زیادہ سختی اپنے اوپر وارد کرتے ہیں یا وارد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کل کا سفر کوئی سفر نہیں ہے اس لئے روزہ رکھنا جائز ہے۔ آپؐ نے یہی وضاحت فرمائی ہے کہ نیکی یہ نہیں ہے کہ زبردستی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا جائے بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کی جائے اور اپنی طرف سے تاویلیں اور تشریحیں نہ بنائی جائیں۔ جو واضح حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بڑا واضح حکم ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ تو برکت اسی میں ہے کہ تعمیل کی جائے نہ کہ زبردستی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک روایت میں آتا ہے:''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اَنْتَ اَقْوٰی اَمِ اللّٰہ؟ یعنی تو زیادہ طاقتور ہے یا اللہ؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کو بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر وہ اس چیز کو صدقہ دینے والے کو واپس لوٹا دے''۔(المصنف للحافظ الکبیر ابی ابکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی الجزء الثانی صفحہ 565 باب الصیام فی السفر)۔ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ مل رہا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15اکتوبر 2004ء خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 745-746)

''ایسے لوگ جو اس لئے کہ گھر میں آج کل روزہ رکھنے کی سہولت میسر ہے روزہ رکھ لیتے ہیں ان کو اس ارشاد کے مطابق یاد رکھنا چاہئے کہ نیکی یہی ہے کہ روزے بعد میں پورے کئے جائیں اور وہ روزے نہیں ہیں جو اس طرح زبردستی رکھے جاتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک سفر پر تھے۔ آپؐ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک آدمی پر دیکھا کہ سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:'' کیا ہے؟''۔ انہوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب قول النبیؐ لمن ظلل علیہ واشتد ـــــــ)

(الفضل انٹرنیشنل 19دسمبر تا25دسمبر 2003ء۔خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 425)

روزوں کے حوالہ سے حقیقی بیمار کون شمار ہوتا ہے؟

بعض دفعہ بعض لوگ دوسری طرف بہت زیادہ جھک جاتے ہیں۔ بعض اس سہولت سے کہ مریض کو سہولت ہے خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں کہ میں بیمار ہوں اس لئے روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اور پوچھو تو کیا بیماری ہے؟ تم تو جوان آدمی ہو، صحت مند ہو، چلتے پھر رہے ہو، بازاروں میں پھر رہے ہو، بیماری ہے تو ڈاکٹر سے چیک اپ کرواؤ تو جواب ہوتا ہے کہ نہیں ایسی بیماری نہیں بس افطاری تک تھکاوٹ ہو جاتی ہے، کمزوری ہو جاتی ہے۔ تو یہ بھی وہی بات ہے کہ تقویٰ سے کام نہیں لیتے۔ نفس کے بہانوں میں نہ آؤ۔ فرمایا یہ ہے کہ نفس کے بہانوں میں نہ آؤ۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کا حال جانتا ہے۔ خوف کا مقام ہے۔ یہی نہ ہو کہ ان بہانوں سے کہیں ان حکموں کو ٹال کر حقیقت میں کہیں بیمار ہی بن جاؤ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانے سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ نہیں رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ جتنے روزے اس نے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے''۔ (بحوالہ فقہ احمدیہ صفحہ ۲۹۳)

یہ فتویٰ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا۔ تو یہ افراط اور تفریط دونوں ہی غلط ہیں۔ ہمیشہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے روزے رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19دسمبر تا25دسمبر 2003ء۔ خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 427-426)

بلاوجہ صرف فدیہ دینا اور روزہ نہ رکھنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے

''فطری مجبوریوں سے فائدہ تو اٹھاؤ لیکن تقویٰ بھی مدِّنظر ہو کہ ایسی حالت ہے جس میں روزہ ایک مشکل امر ہے تو اس لئے روزہ چھوڑا جارہا ہے، نہ کہ بہانے بنا کر۔ پھر اس کا مداوا اس طرح کرو کہ ایک مسکین کو روزہ رکھواؤ۔ یہ نہیں کہ بہانے بناتے ہوئے کہہ دو کہ مَیں روزہ رکھنے کی ہمت نہیں رکھتا، پیسے میرے پاس کافی موجود ہیں، کشائش ہے، غریب کو روزہ رکھوا دیتا ہوں۔ ثواب بھی مل گیا اور روزے سے جان بھی چھوٹ گئی۔ نہ یہ تقویٰ ہے اور نہ اس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر نیک نیتی سے ادا نہ کی گئی نمازوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں تو جو فدیہ نیک نیتی سے نہ دیا گیا یا بدنیتی سے دیا گیا ہو گا، یہ بھی منہ پر مارا جانے والا ہو گا''

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ ۳۸۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:''صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے

جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کے روزہ رکھنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔صرف فدیہ کا خیال اباحت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۲۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷)

یعنی ایک ایسا اجازت کا رستہ کھل جائے گا اور ہر کوئی اپنی مرضی سے تشریح کرنی شروع کر دے گا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو 'صرف' کا لفظ استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بعد میں روزے کی طاقت رکھتے ہوں اگر وہ فدیہ دے دیں تو یہ زائد نیکی ہے۔ بعد میں روزے بھی پورے کر لئے اور فدیہ بھی دے دیا۔ اور جو رکھ ہی نہیں سکتے اور رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے فدیہ ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5اکتوبر 2004 ء۔خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 743)

سحری کے آداب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

''بعض لوگ سحری نہیں کھاتے، عادتاً نہیں کھاتے یا اپنی بڑائی جتانے کے لئے نہیں کھاتے اور اٹھ پہرے روزے رکھ رہے ہوتے ہیں ان کے لئے بھی حکم ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔''

''پھر یہ کہ سحری کا وقت کب تک ہے؟ ایک تو یہ کہ جب سحری کھا رہے ہوں تو جو بھی لقمہ یا چائے جو آپ اس وقت پی رہے ہیں، آپ کے ہاتھ میں ہے اس کو مکمل کرنے کا ہی حکم ہے۔ روایت آتی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے یعنی وہ جو کھا رہا ہے وہ مکمل کر لے۔

پھر بعض دفعہ غلطی لگ جاتی ہے اور پتہ نہیں لگتا کہ روزے کا وقت ختم ہوگیا ہے اور بعض دفعہ چند منٹ اوپر چلے جاتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ روزہ جائز ہے یا نہیں۔ توحضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ مَیں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ابھی روزہ رکھنے کا وقت ہے اور مَیں نے کچھ کھا کے روزہ رکھنے کی نیت کی لیکن بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی اب مَیں کیا کروں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 19دسمبر تا25دسمبر 2003ء۔خطبات مسرور جلد 1صفحہ 429)

''اسی طرح سحری کھانے کا معاملہ ہے۔ سحری کھا کر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور ۔۔۔۔۔۔ الخ حدیث 1923)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ خود بھی اور جو اپنے جماعت کے احباب افراد تھے ان کو بھی کہا کرتے تھے کہ سحری ضروری ہے۔ اسی طرح جو مہمان قادیان میں آیا کرتے تھے ان کے لئے بھی سحری کا باقاعدہ انتظام ہوا کرتا تھا بلکہ بڑا اہتمام ہوا کرتا تھا۔

اس بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے آئے۔ آپ نے سحری کھاتے دیکھ کر فرمایا کہ آپ دال سے روٹی کھاتے ہیں؟ (سحری کے وقت دال روٹی کھا رہے تھے) اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے کہ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں (ہیں۔ یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ روزے رکھ رہے ہیں۔) ہر ایک سے معلوم کرو کہ ان کو کیا کیا کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا ان کے لئے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر مَیں کھا چکا تھا اور اذان بھی ہوگئی تھی۔حضور نے فرمایا کھالو۔ اذان جلدی دی گئی ہے۔ اس کا خیال نہ کرو۔'' (سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 127 روایت نمبر 1163)

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء، الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30جون 2016ء۔صفحہ 6)

گزشتہ سال ایک دوست کو مَیں نے کہا تھا کہ آپ زیادہ دیر تک سحری کھاتے رہتے ہیں۔ اس بات پر انہوں نے شاید میری بات سن کے دوبارہ روزے رکھ لئے۔ لیکن اگر یہ وقت جو تھا اس وقت سے آگے نہیں لے کر گئے تھے پھر تو ٹھیک ہے۔ روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ اور اب بھی ہر ایک جائزہ لے سکتا ہے۔ یہاں تو اذانیں نہیں ہوتیں۔ صبح صادق کو دیکھنا ضروری ہے۔ جب پو پھٹتی ہے یعنی جب دھاری نمودار ہوتی ہے تو اس وقت تک سحری کھائی جاسکتی ہے۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء، الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30جون 2016ء۔صفحہ 6)

افطاری کے آداب

''افطاری میں جلدی کرنے کے بارہ میں حکم آتا ہے۔ ابی عطیہ نے بیان کیا کہ مَیں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا اے ام المومنین! حضورؐ کے صحابہ میں سے دو صحابی ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی اور خیر کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہیں لیکن ان میں سے ایک تو افطاری میں جلدی کرتے ہیں اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں۔ یعنی نماز کے پہلے وقت میں پڑھ لیتے ہیں اور دوسرے افطاری اور نمازوں میں تاخیر کرتے ہیں۔حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ ان میں سے کون جلدی کرتا ہے تو بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ توحضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ لیکن افطاری میں جلدی کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس کا تعین کس طرح ہوگا اس بارہ میں یہ حدیث وضاحت کرتی ہے۔ آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے بعد حضورؐ نے ایک شخص کو افطاری لانے کو کہا۔ اس شخص نے عرض کی کہ حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپؐ نے فرمایا: افطاری لاؤ۔ اس نے پھر عرض کی کہ حضورؐ ابھی تو روشنی ہے۔ حضور نے فرمایا افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا تو آپؐ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے اندھیرا اٹھتا دیکھو تو افطار کرلیا کرو۔

(الفضل انٹرنیشنل 19دسمبر تا25دسمبر 2003ء۔خطبات مسرور جلد 1صفحہ 430-429)

اعتکاف کا طریق اور اس بابت بعض اہم مسائل

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ اعتکاف رمضان کی ایک نفلی عبادت ہے۔ اس لئے جگہ کی مناسبت سے، اس کی گنجائش کے مطابق جو مرکزی مساجد ہیں ان میں یا جو بھی اپنے شہر کی مسجد ہو اس میں بھی حالات کے مطابق اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا زور ہوتا ہے کہ ہم نے ضرور اعتکاف بیٹھنا ہے اور فلاں مسجد میں ہی ضرور بیٹھنا ہے مثلاً ربوہ میں مسجد مبارک میں یا مسجد اقصیٰ میں بیٹھنا ہے یا یہاں مسجد فضل میں بیٹھنا ہے یا مسجد بیت الفتوح میں بیٹھنا ہے۔ اور پھر اس کے لئے زور بھی دیا جاتا ہے، خط پہ خط لکھے جاتے ہیں اور سفارش کرنے کی درخواستیں کی جاتی ہیں۔ تو یہ طریق غلط ہے۔ دعا کی قبولیت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو کہیں بھی ہوسکتی ہے۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھیں گے ان کو لیلۃ القدر حاصل ہو گی اور باقیوں کو نہیں ہو گی۔ کسی خاص جگہ سے تو مخصوص نہیں ہے ہاں بعض جگہوں کی ایک اہمیت ہے اور ان کے قرب کی وجہ سے بعض دفعہ جذبات میں خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سوچ بہرحال غلط ہے کہ ہم نے فلاں جگہ ضرور بیٹھنا ہے۔ بعض دفعہ لوگوں کو صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ پچھلے سال فلاں بیٹھا تھا اس لئے اس سال ہمیں باری دی جائے۔ یا اس سال ہم نے ضرور بیٹھنا ہے۔ یہ دیکھا دیکھی والی بات ہو جاتی ہے۔ نیکیوں میں بڑھنے والی بات نہیں رہتی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29اکتوبر 2004ء خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 779-780)

دوران اعتکاف بلند آواز سے تلاوت کرنا مناسب نہیں جبکہ قریب دیگر معتکفین بھی ہوں

آپؐ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اعتکاف کس طرح بیٹھنا چاہئے، بیٹھنے والوں اور دوسروں کے لئے کیا کیا پابندیاں ہیں روایت میں آتا ہے کہ ''آپؐ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا، آپؐ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا، ایک دن آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا، نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قراءت بالجہر نہ کرو۔'' (مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 67 مطبوعہ بیروت)

یعنی مسجد میں اور بھی لوگ اعتکاف بیٹھے ہوں گے اس لئے فرمایا معتکف اپنے اللہ سے راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے، دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ قرآن شریف بھی اگر تم نماز میں پڑھ رہے ہو یا ویسے تلاوت کر رہے ہو تو اونچی آواز میں نہ کرو تاکہ دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں۔ ہلکی آواز میں تلاوت کرنی چاہئے۔ سوائے اس کے کہ اب مثلاً جماعتی نظام کے تحت

بعض مساجد میں خاص وقت کے لئے درسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ وہ ایک جماعتی نظام کے تحت ہے اس کے علاوہ ہر ایک معتکف کو نہیں چاہئے کہ اونچی آواز میں تلاوت بھی کرے یا نماز ہی پڑھے۔ کیونکہ اس طرح دوسرے ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ تو یہ ہیں احتیاطیں جو آنحضرتؐ نے فرمائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29اکتوبر 2004ء خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 781)

دوران اعتکاف معتکفین کو دعا کی پرچیاں دینا؟

’’معتکف کے لئے بڑی تکلیف دہ صورتحال ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی عبادت میں مصروف ہوتا ہے پردہ کے لئے ایک چادر ہی ٹانگی ہوتی ہے نا۔ پردہ کے پیچھے سے ایک ہاتھ اندر داخل ہوتا ہے جس میں مٹھائی اور ساتھ پرچی ہوتی ہے کہ میرے لئے دعا کرو یا نمازی سجدے میں پڑا ہوا ہے اوپر سے پردہ خالی ہوتا ہے تو اوپر سے کاغذ آ کر اس کے اوپر گر جاتا ہے (ساتھ نام ہوتا ہے) کہ میرے لئے دعا کرو۔ یا ایک پراسرار آواز پردے کے پیچھے سے آتی ہے آہستہ سے کہ مَیں فلاں ہوں میرے لئے دعا کرو۔ یہ سب غلط طریقے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29اکتوبر 2004ء خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 781-782)

مساجد میں معتکفین کے لیے افطاریوں کی بابت ہدایات

’’پھر شام کو افطاریوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ افطاریاں بڑی بڑی آتی ہیں ٹرے لگ کے، بھر کے، جو معتکف تو کھا نہیں سکتا لیکن مسجد میں ایک شور بھی پڑ جاتا ہے اور گند بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ اور پھر جو لوگ افطاریاں بھیج رہے ہوتے ہیں۔ بعض بڑے فخر سے بتاتے بھی ہیں کہ آج مَیں نے افطاری کا انتظام کیا ہوا تھا، کیسی تھی؟ کیا تھا؟ یا دوسروں کو بتا رہے ہیں کہ یہ کچھ تھا۔ میری افطاری بڑی پسند کی گئی۔ پھر اگلے دن دوسرا شخص اس سے بڑھ کر افطاری کا اہتمام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ سب فخر و مباہات کے زمرے میں چیزیں آتی ہیں۔ بجائے اس کے کہ خدمت کی جائے یہ دکھاوے کی چیزیں بن جاتی ہیں۔ اس لئے یا تو اعتکاف بیٹھنے والا، اپنے گھر سے سحری اور افطاری منگوائے یا جماعتی نظام کے تحت مہیا ہو۔ ناموں کے ساتھ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ افطاریاں آنی غلط طریق کار ہے۔ یہ کہیں بھی جماعت کی مساجد میں نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے آگے اور بدعتیں بھی پھیلتی چلی جائیں گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29اکتوبر 2004ء خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 782)

اعتکاف کے دوران دنیوی امور کی بابت گفت و شنید؟

’’پھر بعض لوگ اعتکاف بیٹھ کر بھی کچھ وقت کے لئے دنیاداری کے کام کر لیتے ہیں۔ مثلاً بیٹے کو کہہ دیا، یا اپنے کام کرنے والے کارندے کو کہہ دیا کہ کام کی رپورٹ فلاں وقت مجھ کو دے جایا کرو۔ کاروباری مشورے لینے ہوں تو فلاں وقت آجایا کرو کاروباری مشورے دیا کروں گا۔ یہ طریق بھی غلط ہے۔ سوائے اشد مجبوری کے یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بارے میں سوال ہوا کہ آدمی جب اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار سے متعلق بات کرسکتا ہے یا نہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا کہ سخت ضرورت کے سبب کرسکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔ فرمایا کہ سخت ضرورت کے تحت۔ یہ نہیں ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ روزانہ کوئی وقت مقرر کرلیا، فلاں وقت آجایا کرو اور بیٹھ کر کاروباری باتیں ہوجایا کریں گی۔ اگر اتفاق سے کوئی ایسی صورت پیش آ گئی ہے کسی سرکاری کاغذ پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا کسی ضروری معاہدے پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا اور کوئی ضروری کاغذ ہے، ایسے کام تو ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہر وقت، روزانہ نہیں۔‘‘(بدر 21/فروری 1907ء صفحہ 5)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29اکتوبر 2004ء خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 782-783)

روزہ کے دوران مُنہ میں الائچی رکھنا، دانتوں کو برش کرنا اور عورت کا ہنڈیا کا نمک چیک کرنے کی بابت ہدایت

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’روزہ کی حالت میں الائچی چبانا اگرچہ اسے اندر نگلنے کی بجائے تھوک ہی دیا جائے پھر بھی روزہ کے منافی ہے۔ اس لیے اس کی بالکل اجازت نہیں۔ حکماء کہتے ہیں کہ الائچی کا دانہ منہ میں رکھنے سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ اس سوال کی جو یہ وجہ بتائی گئی کہ منہ سے بو آتی ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ ہاں ایک حد تک مسواک یا آجکل برش وغیرہ سے دانتوں کی صفائی ہوسکتی ہے اور کرنی بھی چاہیے۔ اور احتیاط کے ساتھ ٹوتھ پیسٹ بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو یہ اندیشہ ہو کہ ٹوتھ پیسٹ حلق کے اندر چلی جائے گی تو انہیں اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ بلکہ زیادہ بہتر ہے کہ صبح سحری کے وقت پیسٹ کر لی جائے اور باقی دن خالی برش سے دانت صاف کیے جائیں۔

خاتون کے ہنڈیا کا نمک چیک کرنے کے لیے زبان پر تھوڑا سا سالن رکھ کر تھوکنے کی بات بھی درست نہیں۔ قرآن کریم اور مستند حدیث میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی۔ فقہاء میں سے اکثر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں جو کہا جاتا ہے کہ خاوند کی ناراضگی سے بچنے کے لیے ایسا کرنا پڑتا ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ خاوند جیسا بھی ہو اس کی سخت یا نرم طبیعت سے شریعت نہیں بدل سکتی۔‘‘

(مکتوب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنام مکرم ظہیر احمد خان صاحب محررہ 2015 بحوالہ اخبار احمدیہ ماہ اپریل 2020ء۔صفحہ نمبر 11-12)

ایسے علاقوں میں سحری اور افطاری کے اوقات کی بابت ہدایت جن میں دن بائیس یا تئیس گھنٹے کے ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بعض ممالک جہاں آجکل بائیس تئیس گھنٹے کا دن ہے اور صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کی رات ہے وہ بھی رات نہیں بلکہ روشنی ہی رہتی ہے یا جھٹ پٹے کا وقت رہتا ہے اس لیے وہاں کی جماعتوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وقت کے اندازے کے مطابق اپنی سحری اور افطاری کے وقت مقرر کرلیں جو آجکل اکثر جگہ قریبی ملکوں کے اوقات پر محمول کر کے یا ان کے اوقات کا اندازہ رکھتے ہوئے تقریباً اٹھارہ انیس گھنٹے کا روزہ ہوگا۔ ان ملکوں میں اگر اس طرح نہ کیا جائے تو سحری اور افطاری کا کوئی وقت ہی نہیں ہوگا۔ نہ تہجد پڑھی جاسکے گی نہ ہی عشاء اور فجر کی نمازوں کے اوقات معین ہوسکیں گے۔ بہر حال ان علاقوں میں جو جماعتیں ہیں وہ اس کے مطابق عمل کرتی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 جون 2016ء، الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30جون 2016ء۔صفحہ 5)

عید الفطر کی تکبیرات کس وقت شروع کرنی چاہیئں اور کب تک کہنی ہیں؟

عید الفطر کے دن تکبیرات پڑھنا مسنون ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان رسول اللّٰہؐ کان یکبر یوم الفطر من حین یخرج من بیتہ حتی یاتی المصلی۔ رسول اللہؐ عید الفطر کے روز اپنے گھر سے نکلنے سے لے کر عید گاہ پہنچنے تک تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(سنن الدار قطنی کتاب العیدین حدیث نمبر 6)

امام الزہری بیان کرتے ہیں کہ :ان رسول اللّٰہ کان یخرج یوم الفطر فیکبر حتی یاتی المصلی و حتی یقضی الصلاۃ فاذا قضی الصلاۃ قطع التکبیر۔ رسول اللہؐ عید الفطر کے روز نماز کی جگہ پہنچنے تک اور نماز کی ادائیگی تک تکبیرات کہتے۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو جاتے تو تکبیرات کہنا ختم کر دیتے (مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب صلاۃ العیدین باب فی التکبیر اذا خرج الی العید)

آنحضرتؐ کے اس نمونہ کی تقلید میں صحابہ کرامؓ بھی عید الفطر کے روز تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ عید الفطر کے روز عید گاہ پہنچنے تک اور امام کے جائے نماز پر آجانے تک اونچی آواز سے تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(سنن الدار قطنی کتاب العیدین حدیث نمبر 8)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممالک میں عید الفطر کی تکبیرات کے بارہ میں متذکرہ بالا احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے درج ذیل سرکلر جاری کروایا:

’’عید الفطر کے موقع پر بھی تکبیرات کہنی چاہیئں کیونکہ یہ امر احادیث سے ثابت ہے اور صحیح ہے کہ عید والے دن صبح سے لے کر نماز عید تک تکبیرات پڑھی جاتی تھیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2019ء۔صفحہ 13)

قریشی داود احمد ساجد مربی سلسلہ احمدیہ ۔یو کے

میرے محسن ’’حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم۔‘‘

(سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ۔پاکستان)

بہت عرصہ سے دل میں یہ خواہش تھی کہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کی شفقتوں اور محبتوں پر مشتمل مضمون تحریر کیا جائے لیکن حضرت ملک صاحب مرحوم کے مقام ومرتبہ اور اپنی کم مائیگی کی وجہ سے اپنا یہ شعر بار بار آڑے آتا رہا۔

؎ پھر اٹھا کر رکھ دیا میں نے قلم داغ
دامن چاق سینہ و گریباں دیکھ کر

کچھ روز قبل برادرم مجید سیالکوٹی صاحب کا حضرت میر داود احمد صاحب مرحوم کی یادوں پر مشتمل مضمون پڑھ کر دوبارہ ہمت کی کہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کی شفقتوں کا تقاضا ہے کہ آپ کی یادوں کو سینہ قرطاس پر منتقل کیا جائے۔ اس لئے چند بھولی بسری یادیں تازہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

1974ء کے پر آشوب دور میں خاکسار کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

7 ستمبر 1974ء کی ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر جس میں اس نے احمدیہ جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جامعہ ہاسٹل میں سنی ۔ وہ بہت نازک وقت تھا۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں احمدیوں کی مخالفت عروج پر تھی ۔

ان حالات کے باعث جامعہ کے طلباء کے سالانہ امتحانات نہ ہو سکے تھے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد طلباء کے امتحانات شروع ہو گئے۔ چونکہ ہماری کلاس نئے داخل ہونے والے طلباء پر مشتمل تھی اس لئے ہمارے امتحانات نہیں تھے چنانچہ ہماری کلاس کو یہ حکم تھا کہ جامعہ سے فارغ ہو کر کھانا کھانے کے بعد قصر خلافت میں ڈیوٹی کے لئے پہنچ جانا ہے۔ ہم حکم کی تعمیل میں فوراً مسجد مبارک میں چلے جاتے تھے اور وہاں پر ہماری ڈیوٹی لگائی جاتی تھی۔ مکرم ناصر سعید صاحب مرحوم اور ایک اور دوست مکرم محمد شان صاحب نئے نئے عملہ حفاظت خاص میں آئے تھے۔ نیز مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب مرحوم عموماً ہماری ڈیوٹی لگایا کرتے تھے ۔ خاکسار اور برادرم مکرم اخلاق احمد انجم صاحب کو قصر خلافت کے باغ میں رات کے وقت کافی عرصہ ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی۔ گو وہ بہت نازک دور تھا لیکن بڑا یادگار وقت تھا۔ جامعہ کے دیگر طلباء کے امتحانات ختم ہونے تک حالات کچھ بہتر ہو گئے تھے اور ہماری ڈیوٹیاں لگنی بھی بند ہو گئی تھیں۔

جامعہ احمدیہ کے پہلے سال کے اختتام پر امتحان دینے کے بعد رخصتوں پر خاکسار بھی اپنے گاؤں چلا گیا۔ خاکسار کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ جامعہ کا نتیجہ الفضل اخبار میں شائع ہوتا ہے گو کہ ہمارے گھر میں الفضل اور دیگر تمام رسائل باقاعدہ آتے تھے۔ چونکہ خاکسار کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ ہمارا نتیجہ بھی روزنامہ الفضل میں شائع ہوتا ہے اس لئے نتیجہ کا پتہ بھی نہ چلا۔ رخصتوں کے بعد جب واپس آیا تو پتہ چلا کہ خاکسار کی ترجمۃ القرآن میں کمپارٹمنٹ تھی اور چھٹیوں کے دوران کمپارٹمنٹ کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ چونکہ خاکسار نے امتحان نہیں دیا تھا اس لئے مجھے فیل قرار دے کر دوبارہ درجہ ممہدہ میں رہنے دیا گیا۔ خاکسار نے مکرم پرنسپل صاحب حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کی خدمت میں درخواست دی کہ مجھے تو کمپارٹمنٹ کا علم نہیں تھا اس لئے مجھے ایک موقع دیا جائے لیکن انہوں نے فرمایا کہ اب تو نئی کلاسیں شروع ہو گئی ہیں اب ایسا ممکن نہیں ۔ خاکسار نے دوبارہ درجہ ممہدہ میں جانا شروع کیا لیکن دل مطمئن نہ ہوتا تھا اور کئی دفعہ خاکسار کلاس کی بجائے لائبریری میں آ کر بیٹھ جاتا تھا۔ ایک روز خاکسار لائبریری میں بیٹھا تھا کہ ہمارے ایک استاد لائبریری میں تشریف لائے اور خاکسار کو ادھر بیٹھے دیکھ کر پوچھا کہ آپ ادھر کیوں بیٹھے ہیں؟ خاکسار نے تمام قصہ ان کے گوش گزار کیا کہ لاعلمی کی وجہ سے میں کمپارٹمنٹ کا امتحان نہیں دے سکا اور مجھے اب دوبارہ درجہ ممہدہ میں بیٹھنا پڑ رہا ہے لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنی کلاس میں جائیں چنانچہ حکم کی تعمیل میں میں کلاس میں چلا گیا۔ تقریباً ایک یا دو گھنٹے کے بعد مجھے جامعہ کے کارکن مکرم میجر نذیر صاحب بلانے آئے کہ پرنسپل صاحب آپ کو بلا رہے ہیں ۔ حاضر ہونے پر فرمایا کہ اگرچہ یہ جامعہ کی روایت نہیں کہ امتحانات کے بعد کسی انفرادی طالب علم کا امتحان لیا جائے ۔لیکن آپ کو موقع دیا جاتا ہے اور پاس ہونے کے لئے 85 فیصد نمبر لینے ضروری ہیں۔ نیز پرنسپل صاحب نے مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب کو جو ہمارے ترجمۃ القرآن کے استاد تھے، رقعہ لکھا کہ ان کا امتحان لیا جائے اور پاس ہونے کے لئے 85 فیصد نمبر لینے ضروری ہیں۔ الحمد اللہ کہ خاکسار نے چند روز تیاری کی اور 90 فیصد کے قریب نمبر لے کر امتحان پاس کیا جس کے بعد خاکسار کو درجہ اولیٰ میں بیٹھنے کی اجازت دے دی گئی۔ یہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کی پہلی شفقت تھی جسے آج بھی یاد کر کے ان کی اور اپنے استاد کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے ۔

اس کے بعد حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کی شفقت اور پیار کا سلسلہ شروع ہوا۔ کئی مواقع پر دفتر میں بلا کر چائے سے تواضع کرتے۔ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کی شفقتوں کے کچھ واقعات بغیر کسی خاص ترتیب کے پیش ہیں۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت میر داود احمد صاحب مرحوم نے جامعہ میں جو اعلیٰ روایات قائم کی تھیں میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ ان روایات کو قائم رکھوں گو بعض اوقات اس میں بعض مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ درجہ ثانیہ میں ہم نے ربوہ سے خوشاب تک کا پیدل سفر کیا تھا جو کہ جامعہ کے کورس کا ایک حصہ تھا۔ اس سفر میں طلباء کو اشد ضرورت کے وقت استعمال کے لئے پانچ روپے پاس رکھنے کی اجازت ہوتی تھی لیکن پیدل سفر کی تکمیل کے بعد وہ دکھانے ہوتے تھے کہ میں نے یہ پیسے خرچ نہیں کیے۔ پیدل سفر کے تیسرے روز جب ہم خوشاب سے سرگودھا پہنچے تو حضرت ملک صاحب مرحوم طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے سرگودھا تشریف لائے تھے ۔ گو کہ طلباء کو اُنہیں اشیاء پر گزارا کرنا پڑتا تھا جو سفر کے آغاز پر جامعہ کی طرف سے مہیا کی جاتی تھیں تاہم سرگودھا میں ملک صاحب مرحوم کی طرف سے سفر میں شامل تمام طلباء کو چند اشیاء خورد ونوش دی گئی تھیں جو کہ ہمارے لئے غنیمت اور حضرت ملک صاحب مرحوم کی شفقت کا اظہار تھا۔

ایک موقع پر ہماری کلاس نے اپنے ایک کلاس فیلو مکرم ملک محبوب احمد صاحب کی دعوت پر خوشاب کے قریب ان کے گاؤں ڈوھڈا جانے کا پروگرام بنایا لیکن سفر پر کیسے جایا جائے یہ ایک اہم مسئلہ تھا چنانچہ خاکسار نے حضرت ملک صاحب مرحوم سے درخواست کی کہ اگر ہمیں انصار اللہ کے دفتر کی گاڑی دلوا دیں تو ہم پیٹرول کی قیمت ادا کر دیں گے۔ مکرم ملک صاحب نے خاکسار کی درخواست منظور کرتے ہوئے اس کا انتظام کر دیا اور ہمارا وہ سفر بہت یادگار رہا۔ مکرم ملک محبوب احمد صاحب کے والد صاحب، بھائی اور دیگر عزیزوں نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا اور دعوت کے لئے بکرا ذبح کیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد مکرم ملک صاحب مرحوم نے خاکسار کو دفتر میں بلا کر کہا کہ انصار اللہ کے دفتر سے پیٹرول کا بل آیا ہے۔ حسب وعدہ اس کی ادائیگی کا انتظام کریں۔ جامعہ کے دوران اس دور میں معمولی وظیفہ اور حالات کے پیش نظر خاکسار کی کوشش کے باوجود رقم کا انتظام نہ ہو سکا۔ تقریباً ایک ماہ کے وقفہ سے انصار اللہ والوں نے پھر رقم کا مطالبہ کیا۔ مکرم ملک صاحب نے خاکسار کو دوبارہ طلب کیا اور انصار اللہ کا بل ادا کرنے کا کہا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ میں نے کوشش کی ہے لیکن رقم کا انتظام نہیں ہو سکا جس پر آپ فرمایا کہ آجکل میرے مالی حالات بھی اتنے اچھے نہیں بہرحال ٹھیک ہے ۔ خاکسار کو علم نہیں کہ بعد میں حضرت ملک صاحب مرحوم نے وہ رقم کب اور کیسے ادا کی لیکن بعد میں کبھی اس کا ذکر نہ کیا۔

جامعہ میں تعلیم کے دوران خاکسار کی بائیں آنکھ میں زخم کی طرح کی کوئی چیز نمودار ہونی شروع ہو گئی جس کے باعث خاکسار کو تشویش لاحق ہوئی۔ خاکسار نے مکرم ملک صاحب مرحوم سے فضل عمر ہسپتال جانے کی اجازت طلب کی۔ مکرم ملک صاحب مرحوم نے خاکسار کو دفتر میں حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا

اور ایک خط دے کر فرمایا کہ سرگودھا میں آنکھوں کے اس معالج کے پاس چلے جائیں۔ چنانچہ خاکسار سرگودھا میں اس معالج کے پاس چلا گیا۔ مکرم ملک صاحب مرحوم کا خط دیکھ کر وہ بہت شفقت سے پیش آئے خاکسار کو علم نہیں کہ وہ معالج احمدی تھے یا نہیں۔ لیکن بڑے نفیس اور لباس سے رکھ رکھاؤ والے انسان لگتے تھے۔ بہر حال آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد کہنے لگے کہ یہ ناخونہ کی ابتداء ہے چنانچہ انھوں نے ایک آئی ڈراپس دیا کہ یہ استعمال کریں امید ہے کہ یہ ادھر ہی رک جائے گا لیکن اگر مزید پھیلا تو پھر دیکھیں گے۔ انھوں نے نہ تو خاکسار سے کوئی فیس لی اور نہ ڈراپس کی رقم۔۔ خاکسار کو علم نہیں کہ حضرت ملک صاحب مرحوم نے ڈاکٹر صاحب کے نام خط میں کیا لکھا تھا بہر حال خاکسار نے وہ ڈراپس استعمال کیے اور بعد میں بھی خرید کر کچھ عرصہ استعمال کئے۔ الحمدللہ کہ آج بھی ناخونہ کا نشان اتنا ہی ہے لیکن اس کی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں۔

جامعہ میں تعلیم کے دوران ایک روز ربوہ میں طوفانی بارش ہوئی ہر طرف پانی اور کیچڑ تھا اس لئے اکثر طلباء جامعہ نہ گئے بلکہ ہاسٹل میں اپنے کمروں میں آرام کرتے رہے تھوڑی دیر کے بعد جامعہ کے دو کارکن مجر نذیر صاحب اور سلیم صاحب نے آکر ملک صاحب کا پیغام دیا کہ تمام طلباء جامعہ پہنچیں چنانچہ طلباء تیار ہو کر جامعہ پہنچے ملک صاحب مرحوم نے اسمبلی ہال میں سب کو اکٹھے ہونے کا ارشاد فرمایا اور تمام طلباء کے آنے پر مختصر خطاب میں فرمایا کہ میں ستر سالہ بوڑھا آدمی ہوں اگر میں سائیکل پر اپنے گھر سے آسکتا ہوں تو آپ نوجوان ہاسٹل سے کیوں نہیں آسکے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جس مقصد کے لئے آپ نے زندگی وقف کی ہے اس میں تو شائد آپ کو دریا عبور کرنے پڑیں یا برف پوش پہاڑ سر کرنے پڑیں اگر آپ اس معمولی بارش سے ڈر گئے تو میدان عمل میں کیسے کامیاب ہو گے۔ پھر فرمایا کہ اب آپ سب اپنی اپنی کلاسوں میں جائیں۔

حضرت ملک صاحب مرحوم طلباء کے لباس پر بھی بڑی توجہ دیتے تھے۔ کلاسز کے آغاز سے قبل صبح جامعہ گراؤنڈ میں اسمبلی اور حاضری ہوتی تھی جسکی نگرانی مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم کرتے تھے اور اسکا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا کرتا تھا۔ اور ہر کلاس لائن کی صورت میں کلاس روم میں جاتی تھی اکثر اوقات ملک صاحب مرحوم سامنے کھڑے ہو کر ہر طالبعلم کو سر سے پاؤں تک چیک کرتے اور اگر کسی کے لباس میں کمی ہوتی تو توجہ دلاتے حتیٰ کہ اگر کسی کے جوتے کا تسمہ کھلا ہوتا تو اسے لائن سے باہر نکال کر تسمہ باندھنے کا کہتے۔ بعض اوقات لیٹ آنے والے طلباء کو اسمبلی گراؤنڈ سے پہلے روک لیتے اور بعد میں سزا کے طور پر جامعہ گراؤنڈ کا بھاگ کر چکر لگانے کا کہتے۔

جامعہ میں تعلیم کے دوران خاکسار نے ایک خواب دیکھا کہ ”خاکسار جامعہ کے ہاسٹل میں سویا ہوا ہے اور ایک طالبعلم مجھے کہتا ہے کہ اٹھ جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ملنے آرہے ہیں اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم جامعہ کے چند طلباء کے ہمراہ میرے کمرا کی طرف آرہے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے جس پر پندرہ بیس کے قریب سوالات لکھے ہیں چنانچہ میرے پاس آکر اس کاغذ کی طرف توجہ دلا کر آپ خاکسار سے فرماتے ہیں کہ آپ نے تمام سوالات ٹھیک حل کئے ہیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ آخری سوال بھی حل کر دیتے“۔ اس کے ساتھ ہی خواب کا نظارہ ختم ہو گیا۔ خواب سے بیدار ہو کر خاکسار نے یہ خواب بعینہٖ حضرت ملک صاحب مرحوم کی خدمت میں لکھ دیا۔ کافی دنوں کے بعد ملک صاحب مرحوم نے خاکسار سے فرمایا کہ چھٹی کے بعد مجھے مل کر جانا چنانچہ خاکسار حاضر ہوا تو خواب کے حوالہ سے بعض نصائح فرمائیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران خاکسار اور خاکسار کے دوست ملک محبوب احمد صاحب نے جامعہ میں منعقدہ مشاعرہ میں حصہ لیا۔ یہ خاکسار کی پہلی غزل تھی۔ مجلس علمی جامعہ کی طرف سے اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

کا دوسرا مصرعہ ”ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا“ طرح مصرعہ تھا

چنانچہ خاکسار کی غزل کو بہت پذیرائی ملی۔ اور حاضرین نے دل کھول کر داد دی۔ ان داد دینے والوں میں حضرت ملک صاحب مرحوم بھی شامل تھے کچھ عرصہ کے بعد خاکسار نے آپ کی خدمت میں خط لکھا کہ خاکسار اپنی شاعری میں ساجد تخلص رکھنا چاہتا ہے نیز دعا کی درخواست کی جس کے جواب میں فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ آپ کی شاعری میدان عمل میں آپ کے کاموں میں روک بنے۔ الحمدللہ کہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کی وہ دعا اس رنگ میں پوری ہوئی کہ آج تک اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی میری شاعری کو میرے جماعتی کاموں میں روک نہیں بننے دیا۔ الحمدللہ علی ذلک

جامعہ میں تعلیم کے دوران آخری سال میں ہماری کلاس تیرہ طلباء پر مشتمل تھی حضرت ملک صاحب مرحوم ہماری کلاس کے طلباء سے بہت شفقت فرماتے تھے جن میں سے برادران مکرم منیر جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) عبدالماجد صاحب طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) اور ملک محبوب احمد صاحب کو تخصص کرنے کے بعد کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھانے کی توفیق ملی۔ حضرت ملک صاحب مرحوم کی شفقتوں کی وجہ سے بعض دیگر کلاسوں کے طلباء ہماری کلاس کو شہزادوں کی کلاس کہہ کر بلاتے تھے۔

ایک موقع پر ہم نے لالیاں کے قریب جنگل میں پکنک کا پروگرام بنایا اور اس میں شمولیت کے لئے حضرت ملک صاحب مرحوم کو بھی مدعو کیا آپ نے ہماری دعوت کو بخوشی قبول کیا ہم سب تو سائیکلوں پر لالیاں جنگل تک چلے گئے لیکن ملک صاحب مرحوم کے لئے ہم نے منڈی کے ایک دوست بابر صاحب سے درخواست کی کہ وہ اپنی جیپ پر محترم ملک صاحب مرحوم کو لے آئیں انھوں نے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے اس کا انتظام کر دیا یہی نہیں بلکہ پکنک کے اختتام پر شام کو حضرت ملک صاحب مرحوم کو لینے کے لئے دوبارہ آئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

آپ نے اس پکنک میں بھر پور حصہ لیا اور آپ بہت خوش نظر آتے تھے ہم نے وہیں پر سالن وغیرہ تیار کیا اور لالیاں سے ایک تنور سے روٹیاں لگوائیں ملک صاحب مرحوم نے وہیں ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ مچھلی کا شکار کرتے رہے اور شام تک ہمارے ساتھ رہ کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی یہ بہت یادگار پکنک تھی

جب ہم جامعہ کے آخری سال میں تھے تو جامعہ کی سالانہ کھیلوں کے انتظامات ہماری کلاس کے سپرد تھے۔ برادرم مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ ڈنمارک کمیٹی کے انچارج تھے۔ ہم نے جامعہ بلڈنگ سے ہاسٹل کی طرف جانے والے راستہ اور جامعہ گراؤنڈ کے داخلی راستہ پر ایک گیٹ تیار کیا۔ خاکسار اور برادرم ارشاد ملہی صاحب مبلغ امریکہ شام کے وقت چنیوٹ سے گلاب کے پھولوں کی تازہ پتیاں لے کر آئے جنھیں گیٹ کے درمیان جھنڈے میں لپیٹ دیا۔ اگلی صبح محترم پرنسل ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم کھیلوں کے افتتاح کے لئے تشریف لائے اور جھنڈا لہرایا تو گلاب کی پتیاں آپ پر نچھاور ہوئیں۔ آپ نے اس نئی روایت کو بہت سراہا اور بہت محظوظ ہوئے کہ جامعہ میں ایسا طریق پہلی دفعہ اختیار کیا گیا ہے

جامعہ کے آخری سال شاہد کلاس میں امتحانات کے بعد فراغت ہوتی تھی پھر بھی جامعہ میں حاضری ضروری ہوتی اور روزانہ کی ڈائری بھی لکھنی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ ہمارے کلاس انچارج مولانا مرزا نصیر صاحب کہیں گئے ہوئے تھے فارغ وقت دیکھ کر خاکسار، ارشاد ملہی صاحب اور عبدالباسط صاحب آف انڈونیشیا چائے پینے کے لئے جامعہ کی کینٹین پر چلے گئے اسی دوران ملک صاحب مرحوم ہماری کلاس میں تشریف لائے اور ہمیں غیر حاضر پا کر ہم تینوں کو پچاس پچاس روپے جرمانہ اور دس دن صبح کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرنے کی سزا دی گئی۔ نمازوں کے بارہ میں تو علم نہیں کہ کتنی مسجد مبارک میں ادا کیں لیکن جرمانے کی رقم ادا نہ کی۔ کچھ دنوں کے بعد برادرم مکرم عبدالباسط صاحب کی انڈونیشیا کے لئے روانگی تھی ہم انہیں الوداع کہنے کے لئے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گئے محترم ملک صاحب مرحوم بھی تشریف لائے۔ اس موقع پر مکرم عبدالباسط صاحب نے ملک صاحب سے درخواست کی کہ انھیں جو جرمانہ کیا گیا تھا چونکہ وہ ادا نہیں کر سکے۔ اس لئے وہ معاف کر دیں ملک صاحب مرحوم نے مسکرا کر فرمایا ٹھیک ہے۔ اس پر مکرم عبدالباسط صاحب نے موقع غنیمت جان کر عرض کیا کہ قریشی داؤد احمد اور ارشاد ملہی کا جرمانہ بھی معاف کر دیں چنانچہ ملک صاحب نے از راہ شفقت ہمارا جرمانہ بھی معاف کر دیا۔ اس کے بعد ہم تین طلباء خاکسار، برادرم ارشاد ملہی صاحب اور برادرم مکرم ظفر احمد ناصر صاحب نے ملک صاحب سے اجازت طلب کی کہ ہم مکرم عبدالباسط صاحب کو الوداع کہنے کے لئے شیخوپورہ تک جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے از راہ شفقت اس کی بھی اجازت دے دی چنانچہ ہم تینوں شیخوپورہ تک ٹرین پر مکرم عبدالباسط صاحب کے ساتھ گئے اور وہاں سے بذریعہ بس رات کو واپس آگئے۔

جامعہ احمدیہ کی روایات کے پیش نظر جامعہ ہوٹل میں ہماری کلاس کی الوداعی دعوت ہوئی جس میں ملک صاحب مرحوم نے بھی شرکت کی ایک جونیئر طالبعلم نے الوداعی تقریر کی جس کے بعد کلاس سیکرٹری کے طور پر خاکسار نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا اور اپنی ایک غزل کے چند اشعار پیش کئے جنہیں بشمول ملک صاحب مرحوم سب نے بہت پسند کیا اور داد دی ان میں سے دو اشعار یوں ہیں۔

وصل کا عہد رہا تجھ سے جدا ہونے تک
دل بھی آ پہنچا تیری یاد میں اب رونے تک
جب سے یہ علم ہوا اب کہ جدا ہوتے ہیں
سحر ہو جاتی ہے اکثر ہی مجھے سونے تک

چند روز کے بعد جماعت کے ایک بزرگ ہماری کلاس میں لیکچر دینے کے لیے تشریف لائے خاکسار سارے لیکچر کے دوران پچھلی سیٹ پر سویا رہا جس پر تبصرہ کرتے ہوئے برادرم مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب نے کہا کہ آپ کا شعر کہ

سحر ہو جاتی ہے اکثر ہی مجھے سونے تک۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تو چند روز قبل سنا تھا لیکن اس کا عملی مظاہرہ بھی آج دیکھ لیا ہے

حضرت ملک صاحب مرحوم کی شفقتوں کے ضمن میں بھی کچھ یوں عرض کیا تھا

تیری شفقت کے سہارے دن کٹے تھے عیش میں
ان بہاروں کے نظارے خون گرمانے لگے
بوستاں میں بہت گھومے اور عنادل سے ملے
اب چمن کو چھوڑ کر اے باغباں جانے لگے

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی آپ سے مسلسل رابطہ رہا خاکسار کا پہلا تقرر عنائیت پور بھٹیاں ضلع جھنگ میں ہوا رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد نماز وتر ادا کرتے تو ایک فیملی کے دو افراد دو وتروں کی ادائیگی کے بعد اونچی آواز میں دعا کی درخواست کرتے کہ احباب ہمارے لئے دعا کریں لیکن خاکسار کو اچھا نہ لگتا اور اس بارہ میں انقباض تھا۔ رمضان المبارک کے بعد عید کی نماز ادا کی اور ربوہ آیا اگلے روز مکرم ملک صاحب مرحوم کی خدمت میں سلام عرض کرنے حاضر ہوا۔ آپ نے حسب روایت کھانے کے لئے کچھ پیش کیا۔ خاکسار نے موقع غنیمت جان کر وتر کی ادائیگی کے بارہ میں سوال کیا تو فرمایا کہ بہتر طریق یہ ہے کہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد خاموشی سے تیسری رکعت ادا کی جائے اس دوران بولنا نہیں چاہیے۔

بعد میں دوران مطالعہ ستروں کی ادائیگی کے بارہ میں پیر سراج الحق نعمانی کے ایک سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد بھی پڑھا جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ ’’ایک طریق ہے جس طرح سنی پڑھتے ہیں اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام اور ایک رکعت چپکے سے اٹھ کر پڑھ لے۔‘‘

(تذکرہ المہدی ص 116)

کچھ عرصہ کے بعد حضرت ملک صاحب مرحوم مستقل طور پر کینیڈا تشریف لے گئے جسکے بعد ان سے ملاقات نہ ہوئی

آپ کی بیماری کی تشویش پر حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں التجا کی جس میں حضور اقدس کی ملک صاحب مرحوم کے لئے محبت اور پیار کی واضح جھلک نظر آتی ہے

یہ شجر خزاں رسیدہ مجھے ہے عزیز یا رب
یہ اک اور وصل تازہ کی بہار تک تو پہنچے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت ملک صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے آپ کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دُعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہات سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔ جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیاں اور مشکلات دور ہوں۔ جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری ہوں۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔ آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(ادارہ)

طلوع وغروب آفتاب

07 مئی 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:24	18:48
مدینہ منورہ	04:18	18:54
قادیان	04:07	19:13
ربوہ	03:47	18:53
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:55	20:35

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ،وَدَرَكِ الشَّقَاءِ،وَسُوْءِ الْقَضَاءِ،وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

(صحیح بخاری کِتَابُ الدَّعَوَاتِ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ حدیث: 6347)

ترجمہ: اے اللہ میں مصیبت کی سختی، برے وقت کے آنے سے، قضاو قدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔

یہ سید و مولیٰ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی مشکلات دور ہونے کی جامع دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو موجودہ حالات کے پیشِ نظر مسلسل دعاؤں کی تحریک فرما رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

آج بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے لئے بھی، الجزائر کے احمدیوں کے لئے بھی۔ اور دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اور خاص طور پر پاکستان میں قانون کی وجہ سے مختلف وقتوں میں مشکلات کھڑی کی جاتی ہیں۔ احمدیوں کے لئے۔ اور کسی صورت میں اب ان کی آزادی نہیں رہی۔

اسی طرح الجزائر میں بھی بعض حکومتی اہلکار مشکلات کھڑی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان سب مشکلات سے آزادی عطا فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ 2 اپریل 2021)

مرسلہ: مریم رحمٰن